سرکاری رپورٹ

آٹھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ شنبہ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۸۷ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
(۱)	تلاوتِ قرآن پاک اور ترجمہ۔	۱
(۲)	**وقفۂ سوالات**	
	علیحدہ فہرست میں درج سوالات اور ان کے جوابات۔	۲
(۳)	**اعلانات**	۲۶
(۴)	میر ذوالفقار علی مگسی صاحب کی تحریک التواء پر مسٹر اسپیکر کا فیصلہ۔	۲۷
(۵)	**غیر سرکاری کارروائی۔**	
	معزز اراکین کی جانب سے پیش کی گئی مختلف قراردادیں۔	۲۷

جلد ہشتم

شمارہ ششم

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز شنبہ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۸۷ء

بوقت دس بجے صبح زیر صدارت محمد سرور خان کاکڑ، اسپیکر/ ڈپٹی / اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوتِ قرآن پاک

و

ترجمہ از قاری سید حماد کاظمی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاایہا الذین آمنوا کونوا قوامین للہ شہداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ہو اقرب للتقوی واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصلحت لہم مغفرۃ واجر عظیم والذین کفروا وکذبوا بایتنا اولئک اصحب الجحیم صدق اللہ العظیم

اے ایمان والو خدا کیلئے / انصاف کی گواہی دینے کیلئے / کھڑے ہو جایا کرو / اور لوگوں کی دشمنی / تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو / انصاف کیا کرو / کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے / اور خدا سے ڈرتے رہو / یقیناً اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے / جو لوگ ایمان لائے، اور نیک کام کرتے رہے / ان سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے / کہ ان کیلئے بخشش، اور اجر عظیم ہے / اور جنہوں نے کفر کیا / اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا / وہ جہنمی ہیں / (وما علینا الا البلاغ)

مسٹر اسپیکر - اب وقفۂ سوالات ہے پہلا سوال سردار میر چاکر خان ڈومکی صاحب کا ہے۔

۴۱۴. سردار چاکر خان ڈومکی،

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف) لہڑی / بھاگ واٹر سپلائی اسکیم کب مکمل ہوئیں۔

ب) ہر سال اس پر کتنا خرچ (مرمت وغیرہ پر) آتا ہے۔ اسکی تفصیل اور تمام ٹھیکیداران کیا ہیں۔

ج) ان اسکیموں پر اس وقت کس قدر عملہ تعینات ہے اور انکی کیا ڈیوٹیاں ہیں عملہ کی تاریخ تقرری بھی بتلائی جائے۔

وزیر آبپاشی و برقیات سردار یعقوب خان ناصر

۱. واٹر سپلائی سکیم لہڑی ۱۹۷۶ء میں مکمل ہوئی۔

۲. واٹر سپلائی اسکیم بھاگ دوران سال ۹، ۸، ۱۹۷ء میں مکمل ہوئی۔ اس کا جواب جزو (ب) کے مطابق منسلک ہے

(أ) آبنوشی اسکیم لہڑی کو چلانے کے لئے مندرجہ ذیل عملہ تعینات ہے۔ تاریخ منتقلی سے پیشتر یہ عملہ آبنوشی سکیم کی تکمیل کے بعد ۱۹۷۶ء سے بحیثیت ورک چارج کام کر رہے تھے۔

نمبر شمار۔	نام ملازم	عہدہ / ڈیوٹی	تاریخ مستقل تقرری۔
۱.	محمد یوسف	انجن ڈرائیور	۱-۱۰-۱۹۸۳
۲.	کالو خان	ایضاً	۱-۱-۱۹۸۴
۳.	شاہ محمد	ہیلپر	۹-۱۲-۱۹۸۱
۴.	عبدالغفور	ہیلپر	۹-۱۲-۱۹۸۱
۵.	مولا بخش	پٹرولر	۹-۱۲-۱۹۸۱

نمبر شمار	نام ملازم	عہدہ/ڈیوٹی	تاریخ مستقل تقرری
۶۔	واحد بخش	ایضاً	١-١-١٩٨٣
۷۔	خدا بخش	قلی	٩-١٢-١٩٨١

(ii) آبنوشی اسکیم بھاگ کو چلانے کے لئے مندرجہ ذیل عملہ تعینات ہے تاریخ مستقلی سے پیشتر ۱۹۷۸-۷۹ء سے بحیثیت ورک چارج کام کر رہے تھے۔

١۔	ورانی خان	ورنچ آپریٹر	١-١٠-١٩٧٠ پبلک ہیلتھ سے تبدیل ہو کر آیا۔
٢۔	عبدالرحمٰن	انجن ڈرائیور	ایضاً ایضاً
٣۔	عبدالرسول	ایضاً	١-١-١٩٨٣
٤۔	جندل خان	چوکیدار	١-١-١٩٧٣
٥۔	شاہ میر	قلی	١-١-١٩٨٣
٦۔	اللہ دتہ	کلینر	١/١-١٩٨٣
٧۔	خمیسہ خان	پٹرولر	١-١٠-١٩٧٠ پبلک ہیلتھ سے تبدیل ہو کر آیا۔
٨۔	محمد اسماعیل	ایضاً	١-١-١٩٨٣
٩۔	اللہ رکھیا	ایضاً	١-١٠-١٩٧٠ پبلک ہیلتھ سے تبدیل ہو کر آیا۔

لہڑی واٹر سپلائی اسکیم پر مندرجہ ذیل ٹھیکیداروں نے کام کیا۔ علاوہ ازیں سالانہ خرچہ درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	تفصیل ٹھیکیداران	مالی سال	خرچہ
١۔	سیٹھ پرچومل، کچھی پٹرولیم سروس، گل محمد، محمد بخش۔	١٩٧٥-٧٦	
		١٩٧٦-٧٧	٣١١٥٨/- روپے
٢۔	سیٹھ پرچومل، گل محمد، کچھی پٹرولیم سروس دوست محمد	١٩٧٧-٧٨	٦٧٩٦٠/- روپے
٣۔	بلوچستان پٹرولیم سروس، عبدالحق کھوسہ گل محمد۔ محمد حسین ریئسانی، بنی بخش ڈومکی جاوید برادرز دوست محمد	١٩٧٨-٧٩	٣٠٨٠١/- روپے
٤۔	دوست محمد کھچک، بلوچستان پٹرولیم سروس، کچھی پٹرولیم		

نمبر شمار	تفصیل ٹھیکیداران	مالی سال	خرچہ
	سروس، محمد جاوید، میر جمال خان پرچومل	۱۹۷۹-۸۰	۱۲۳۲۹۳/- روپے
۵۔	پکھی پیٹرولیم سروس محمد زمان خان سیٹھ پرچومل عبدالرحمٰن، حاجی گلائی خان، جمال خان محمد حسین خان رئیسانی۔	۱۹۸۰-۸۱	۱۲۹۴۹۱/- روپے
۶۔	پکھی پیٹرولیم سروس سیٹھ پرچومل حاجی گلائی خان، عبدالرحمٰن	۱۹۸۱-۸۲	۲۶۲۶۵۶/- روپے
۷۔	جمال خان، بھورا مل، محمد زمان، پرچومل رگن محمد عبدالرحیم	۱۹۸۲-۸۳	۳،۶۲،۲۲۷/- روپے
۸۔	جمال خان، پرچومل، عبدالرحمٰن، بلوچستان پیٹرولیم سروس سیٹھ پرچومل، پکھی پیٹرولیم سروس، ارجن داس میر سعنر خان محمد اکبر	۱۹۸۵-۸۴	۲۴۹۷۰۶/- ۴۹۱۳۷۲/- روپے
۹۔	پرچومل، پکھی پیٹرولیم سروس، ارجن داس، عبدالرحمٰن حاجی گلائی خان۔	۱۹۸۵-۸۶	۳۵۳۵۴۳/- روپے

بھاگ واٹر سپلائی اسکیم پر مندرجہ ذیل ٹھیکیداروں نے کام کیا علاوہ ازیں سالانہ خرچہ درج ذیل ہے

نمبر شمار	تفصیل ٹھیکیداران	مالی سال	خرچہ۔
۱۔	سیٹھ پرچومل، پکھی پیٹرولیم سروس، بیل پٹ	۱۹۷۵-۷۶	۲۰،۰۰۰/- روپے
۲۔	سیٹھ پرچومل، گل محمد، کچھی پیٹرولیم سروس۔	۱۹۷۶-۷۷	۲۰،۰۰۰/- روپے
۳۔	محمد بخش، دوست محمد خجک کچھی پیٹرولیم سروس پرچومل	۱۹۷۷-۷۸	۳۰،۷۱۷/- روپے
۴۔	بلوچستان پیٹرولیم سروس عبدالحق کھوسہ، گل محمد، محمد حسین، نبی بخش خان ڈومکی، پرچومل، جاوید برادرز دوست محمد	۱۹۷۸-۷۹	۹۴،۰۰۰/- روپے
۵۔	دوست محمد خجک بلوچستان پیٹرولیم سروس کچھی پیٹرولیم، میر محمد جمال، محمد جاوید، پرچومل	۱۹۷۹-۸۰	۱۰۰،۲۰۰/- روپے
۶۔	پکھی پیٹرولیم سروس، محمد زمان، پرچومل، عبدالرحمٰن حاجی گلائی خان، جمال خان، محمد حسین رئیسانی،	۱۹۸۰-۸۱	۵۴،۸۹۳/- روپے

نمبر شمار	تفصیل ٹھیکیداران	مالی سال	خرچہ
۷۔	کچھی پیٹرولیم سروس، سیٹھ پرچومل حاجی گلائی خان، عبدالرحمٰن	۱۹۸۱-۸۲	۲۷۲۳۷۶/- روپے
۸ ۔	جمال خان، ہجورامل، محمد زمان، پرچومل گل محمد، عبدالرحیم	۱۹۸۲-۸۳	۸۰۴۰۸۰/- روپے
۹	جمال خان پرچومل، عبدالرحمٰن۔ کچھی پیٹرولیم سروس	۱۹۸۳-۸۴	۳۹۴۲۷۷/- روپے
۱۰۔	سیٹھ پرچومل، کچھی پیٹرولیم سروس، ارجن داس میر سفر خان محمد اکبر	۱۹۸۴-۸۵	۷۴۸۹۴۱/- روپے
۱۱۔	پرچومل۔ کچھی پیٹرولیم سروس، ارجن داس، عبدالرحمٰن حاجی گلائی خان	۱۹۸۵-۸۶	۱,۴۰۰۰۰/-

---

میر چاکر خان ڈومکی ۔

ضمنی سوال ۔ جناب والا ! یہ سارے کام ایک ہی آدمی سیٹھ پرچومل کو دیئے گئے ہیں کیا دوسرے لوگوں کے ٹینڈر نہیں تھے یا وہ مسترد کر دیئے گئے تھے۔ کیا شراکت آدمیوں کو ایک ہی ٹنڈر سے کام مل سکتا ہے یا نہیں ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ سارے مشترکہ ہیں۔

وزیر آبپاشی ۔

جناب والا! معزز رکن ٹھوس سوال پیش کریں میں اُن کو جواب دے دونگا کہ آیا تین آدمیوں کو مشترکہ ایک کام مل سکتا ہے یا نہیں میں اسکا جواب دے دونگا

میر چاکر خان ڈومکی ۔

میری گذارش ہے کہ یہ سب آدمی اکھٹے ہیں مشترکہ ہیں

وزیر آبپاشی ۔

اس کیلئے آپ میرے دفتر میں تشریف لائیں آپ کو اس کا جواب دے دونگا ۔

مسٹر اسپیکر ۔

اگلا سوال ۔

نمبر ۴۱۵، سردار چاکر خان ڈومکی،

کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
محکمہ ایریگیشن کی جانب سے سال ہائے ۸۵۔۱۹۸۴، ۸۶۔۱۹۸۵ اور ۸۷۔۱۹۸۶ میں کل کتنے بورنگ کیے گئے اور کن کن مقامات پر ان کی واٹر گریویٹی رپورٹ بھی دی جائے۔

وزیر آبپاشی

بلوچستان میں سال ۸۵۔۱۹۸۴، ۸۶۔۱۹۸۵ اور ۸۷۔۱۹۸۶ میں محکمہ ایریگیشن نے مندرجہ ذیل بورنگ کئے ہیں۔ جنکی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے ۔

(أ) سال ۸۵۔۱۹۸۴ء = ۳۶

(ii) سال ۸۶۔۱۹۸۵ء = ۴۲

(iii) سال ۸۷۔۱۹۸۶ء = ۵۹

میزان کل ۔ ۱۳۷

فہرست تکمیل شدہ ٹیوب ویل برائے سال ۸۵-۱۹۸۴ء

نمبر شمار	اسکیم کا نام	نوعیت	کیفیت
	ضلع کوئٹہ		
۱۔	نوحصار واٹر سپلائی ٹیوب ویل نمبر ۱	سالانہ ترقیاتی پروگرام	ناکام
۲۔	نوحصار واٹر سپلائی ٹیوب ویل نمبر ۲	ایضاً	ناکام
۳۔	کلی سملی ٹیوب ویل	ایضاً	کامیاب
۴۔	کیری ڈور واٹر سپلائی ٹیوب ویل	جمع شدہ	ناکام
۵۔	شیخ ماندہ واٹر سپلائی ٹیوب ویل	ایضاً	کامیاب
۶۔	لطیف آباد پنجپائی واٹر سپلائی ٹیوب ویل	ایضاً	ایضاً
۷۔	زراعت فارم ٹیوب ویل نمبر ۱	ایضاً	ایضاً
۸۔	زراعت فارم ٹیوب ویل نمبر ۲	ایضاً	ایضاً
۹۔	جونیئر اسسٹنٹ کالونی ٹیوب ویل	ایضاً	ایضاً
۱۰۔	وحدت کالونی	ایضاً	ایضاً
	ضلع پشین		
۱۱۔	حاجی سلطان محمد لورچمن	سالانہ ترقیاتی پروگرام	کامیاب
۱۲۔	کلی حترٹ واٹر سپلائی ٹیوب ویل	ایضاً	ایضاً
۱۳۔	چرمیان واٹر سپلائی ٹیوب ویل	ایضاً	ایضاً
۱۴۔	اریگیشن کالونی پشین۔	جمع شدہ	کامیاب
۱۵	سردار خیر محمد ٹیوب ویل	ایضاً	ایضاً
۱۶۔	کلی میچان ٹیوب ویل	ایضاً	ایضاً
۱۷۔	سپیناتیزہ واٹر سپلائی ٹیوب ویل	ایضاً	ایضاً

۱	۲	۳	۴
	ضلع لورالائی		
۱۸۔	کلی بگٹ واٹر سپلائی	سالانہ ترقیاتی پروگرام	کامیاب
۱۹۔	کلی عمر واٹر سپلائی	ایضاً	ناکام
۲۰۔	کلی برگر واٹر سپلائی ٹیوب ویل	سالانہ ترقیاتی پروگرام	ناکام
۲۱۔	زڑ کاریز ٹیوب ویل	جمع شدہ	ناکام
۲۲۔	کلی عیسازئی	ایضاً	کامیاب
	ضلع ژوب۔		
۲۳۔	زڑ کنڈئی پور مرغہ کبزئی	جمع شدہ	کامیاب
	ضلع سبی۔		
۲۴۔	زیارت واٹر سپلائی ٹیوب ویل	سالانہ ترقیاتی پروگرام	ناکام
۲۴۔	چانڈیتی واٹر سپلائی پور	ایضاً	ناکام
	ضلع کچھی۔		
۲۵۔	کلی ٹڈی پرامنی پور نمبر ۱	سالانہ ترقیاتی پروگرام	ناکام
۲۶۔	کلی ٹڈی پرامنی پور نمبر ۲	ایضاً	ایضاً
	ضلع خضدار۔		
۲۷۔	لوباچ واٹر سپلائی	سالانہ ترقیاتی پروگرام	ناکام
۲۸۔	گرگ واٹر سپلائی پور	ایضاً	کامیاب
۲۹۔	لوپ واٹر سپلائی پور	جمع شدہ	ایضاً

۱	۲	۳	۴
	ضلع بیلہ۔		
۳۰۔	زیرو پلانٹ واٹر سپلائی ٹیوب ویل	سالانہ ترقیاتی پروگرام	ناکام
	ضلع تربت۔		
۳۱۔	گنجتی واٹر سپلائی بور	ایضاً	کامیاب
۳۲۔	جان محمد بازار ٹیوب ویل	سالانہ ترقیاتی پروگرام	ناکام
۳۳۔	تربت ایرپورٹ ٹیوب ویل	جمع شدہ	کامیاب
۳۴۔	زرین بوگ واٹر سپلائی بور	ایضاً	ایضاً
	ضلع پنجگور۔		
۳۵۔	پنجگور ایئرپورٹ واٹر سپلائی بور	جمع شدہ	ناکام

فہرست تکمیل شدہ ٹیوب ویل برائے سال ۸۶۔۱۹۸۵

نمبر شمار	اسکیم کا نام	نوعیت	کیفیت
	ضلع کوئٹہ۔		
۱۔	خشک آبہ کاریز سریاب روڈ کوئٹہ	سالانہ ترقیاتی پروگرام	کامیاب
۲۔	کلی خروٹ آباد سمنگلی ٹیوب ویل نمبر ۱	سالانہ ترقیاتی پروگرام	ناکام
۳۔	کلی خروٹ آباد سمنگلی ٹیوب ویل نمبر ۲	ایضاً	کامیاب
۴۔	کلی پرکانی آب رسانی سکیم	ایضاً	کامیاب

۱	۲	۳	۴
۵۔	کلی ہاشمی آباد۔ آب رسانی سکیم	ایضاً	ایضاً
۶۔	حاجی شیر محمد کاکڑ ترین شہر سرا گرگ سکیم	ایضاً	ایضاً
۷۔	کلی میر شاہ نواز مری میان غنڈی سکیم	ایضاً	ایضاً
۸۔	ایریگیشن کالونی سکیم آب نوشی	ان ویسٹیگیشن	ناکام
۹۔	مہتر زئی۔ آب رسانی سکیم	ایضاً	کامیاب
۱۰۔	محمد ہاشم ولد حاجی مرزا خان اسکیم کچلاک	ایضاً	ایضاً

ضلع پشین

۱	۲	۳	۴
۱۱۔	دامن رچن سکیم۔	سالانہ ترقیاتی پروگرام	ناکام
۱۲۔	سرخالوزئی۔ آب رسانی سکیم	ایضاً	ناکام
۱۳۔	منزکی اسکیم	ایم پی اے۔ ہدایت	کامیاب
۱۴۔	ختائی سکیم	ایضاً	ایضاً
۱۵۔	کلی محمد حسن ٹھیکیدار چمن۔	ایضاً	ایضاً
۱۶۔	بالوزئی آب رسانی سکیم۔	ایضاً	ایضاً
۱۷۔	چمن آب رسانی سکیم	ہدایت صدر	ایضاً

ضلع لورالائی

۱	۲	۳	۴
۱۸۔	کلی بابوگان۔ لورالائی سکیم	سالانہ ترقیاتی پروگرام	ناکام
۱۹۔	تالاؤ، دامان۔ آب رسانی سکیم	ایضاً	ایضاً
۲۰۔	بگٹ۔ آب رسانی اسکیم	ایضاً	کامیاب
۲۱۔	لورالائی آب رسانی اسکیم	ایضاً	ایضاً
۲۲۔	حاجی کریم۔ آب رسانی اسکیم	ایضاً	ایضاً

۱	۲	۳	۴
۲۳۔	کلی نامران آب رسانی اسکیم	ایضاً	ایضاً
۲۴۔	زڑگل سکیم نمبر ۱	ایضاً	ناکام
۲۵	زڑگل سکیم نمبر ۲	ایضاً	ایضاً

ضلع زیارت

۲۶۔	وچوانی سکیم نمبر ۱	سالانہ ترقیاتی پروگرام	ناکام
۲۷۔	وچوانی سکیم نمبر ۲	ایضاً	ایضاً

ضلع قلات

۲۸۔	خان محمد چلتن اسکیم	هدایات ایم۔ پی۔ اے	ناکام

ضلع خضدار۔

۲۹۔	لوپ آب رسانی سکیم۔	بتوسط ایکسین اریگیشن خضدار۔	کامیاب
۳۰۔	درناٹی آب رسانی سکیم۔	ایضاً	ایضاً
۳۱۔	زرچین آب رسانی سکیم۔	ایضاً	ایضاً
۳۲۔	گوئی گریشہ تحصیل تال سکیم۔	سالانہ ترقیاتی پروگرام	ایضاً
۳۳	عبدالمجید لوپ بخشی بمقام وڈھ۔	ایضاً	ایضاً

ضلع لسبیلہ۔

ضلع پنجگور۔

۳۴۔	دوزان آب رسانی سکیم۔	بتوسط ایکسین اریگیشن تربت	کامیاب

۱	۲	۳	۴
۳۵۔	ساروان آب رسانی سکیم۔	ایضاً	یضاً
۳۶۔	سرچھل آب رسانی سکیم۔	ایضاً	ایضاً
۳۷۔	خداباداں۔ آب رسانی سکیم۔	ایضاً	ایضاً
۳۸۔	شاہ مراد ملاچٹ سکیم۔	ایضاً	ایضاً

ضلع تربت

۳۹۔	توبہ گار آب رسانی سکیم	بتوسط ایکین ایریگیشن تربت	ناکام
۴۰۔	ونک گوکدان۔ آب رسانی سکیم	ایضاً	کامیاب

ضلع چاغی

۴۱۔	نوشکی آب رسانی سکیم	سالانہ ترقیاتی پروگرام۔	ناکام

ضلع سبی

۴۲۔	کوٹ کئی آب رسانی سکیم۔	سالانہ ترقیاتی پروگرام	کامیاب

تکمیل شدہ ٹیوب ویلوں کی فہرست

برائے سال ۱۹۸۷-۱۹۸۶ء تا ۳۱ جنوری ۱۹۸۷ء

نمبر شمار	اسکیم کا نام	نوعیت	کیفیت
	ضلع کوئٹہ۔		
۱۔	کلی نیک محمد بور کوئٹہ	جمع شدہ رقم ایکسین ایریگیشن کوئٹہ۔	کامیاب
۲۔	نیوا لگیلانی روڈ کوئٹہ	لوکل گورنمنٹ جمع شدہ رقم۔	״
۳۔	لیاقت پارک بور کوئٹہ۔	״	״
۴۔	کلی گل محمد بور کوئٹہ	جمع شدہ رقم ایکسین ایریگیشن کوئٹہ	״
۵۔	ارباب کرم روڈ کوئٹہ۔	سینٹر منیر آفریدی	״
۶۔	کلی ترخہ بور	سینٹر سید فصیح اقبال	ناکام
۷۔	سید آغا جہانگیر بور		کامیاب
۸۔	خدائیداد بور بروری کوئٹہ		״
۹۔	ایریگیشن کالونی بور کوئٹہ۔		״
۱۰۔	حاجی غلام جیلانی کچلاک		״
۱۱۔	عنایت اللہ کلی کچھر کچلاک		״
۱۲۔	مہترزئی بور بلیلی کوئٹہ۔	ایکسین ایریگیشن جمع شدہ رقم	״
	ضلع پشین۔		
۱۳۔	زمیستان شوران	ایم پی اے سردر کاکڑ	کامیاب
۱۴۔	ملک محمد یوسف پہلوان بور چمن۔	״ ״ ״ نصیر باچا	״
۱۵۔	کلی حاجی فیض محمد بور چمن	״ ״ ״ ״ ״	״

۱	۲	۳	۴
۱۶۔	کلی حبیب جان بور چمن	ایم این۔اے قاسم اچکزئی	〃
۱۷۔	کلی حاجی خدائے میر چمن	〃 〃 〃	〃
۱۸۔	کلی معصوم بور چمن	〃	〃
۱۹۔	عمرآباد بور بوستان	ایکسین ایریگیشن جمع شدہ رقم	〃
۲۰۔	محمد نادر اچکزئی بور گلستان	ایم پی اے سیف اللہ خان پراچہ	〃
۲۱۔	کلی قاسم بور گلستان	ایم این اے قاسم اچکزئی	〃
۲۲۔	کلی دل سورہ قلعہ عبداللہ	〃 〃 〃	〃
۲۳۔	محمد موسےٰ ولد لیستہ خان بور بوستانی۔	ایم پی اے انور دوتانی	〃
	ضلع چاغی۔		
۲۴۔	نوشکی واٹر سپلائی بور	انوسٹیگیشن نان ڈویلپمنٹ ۸۷-۸۸	کامیاب
	ضلع لورالائی۔		
۲۵۔	زرگل بور نمبر ۳	ایکسین ایریگیشن جمع شدہ رقم لورالائی۔	〃
۲۶۔	حاجی صاحب خان بور دُکی	انوسٹیگیشن نان ڈیولپمنٹ ۸۷-۸۶۔	〃
۲۷۔	حاجی محمد شفیق کلاتر چینا	اے ڈی پی ۔۲۰-۸۵ ۱۹-۸۲-۸۵	ناکام
۲۸۔	حاجی ملک سلیم بور نمبر ۱	انوسٹیگیشن نان ڈویلپمنٹ ۸۶-۸۵۔	〃
۲۹۔	حاجی ملک سلیم بور نمبر ۲ لورالائی	〃 〃	کامیاب
۳۰۔	اولمئی بور نمبر ۱ موسیٰ خیل	سردار عصمت اللہ ایم پی اے	ناکام
۳۱۔	〃 〃 نمبر ۲ 〃 〃	〃 〃 〃	کامیاب
۳۲۔	لورالائی واٹر سپلائی بور	ایکسین ایریگیشن جمع شدہ رقم لورالائی	〃
۳۳۔	زرکاریز بور نمبر ۱ لورالائی۔	افغان رفیوجیز	ناکام
۳۴۔	〃 〃 بور نمبر ۲ 〃	〃 〃	〃
۳۵۔	سلازئی بور دُکی	ایم پی اے سردار یعقوب ناصر	〃

۱	۲	۳	۴
	ضلع زیارت۔		
۳۶۔	اُچ والی نمبر۳ زیارت	ایجیین ایریگیشن جمع شدہ رقم	کامیاب
	ضلع ژوب۔		
۳۷۔	کان مہترزئی بور نمبر۱	ایجیین ایریگیشن جمع شدہ رقم ژوب	ناکام
۳۸۔	زرخو بور ژوب نمبر۲	〃 〃	کامیاب
	ضلع قلات۔		
۳۹۔	زیارت سیازئی بور	ایجیین ایریگیشن جمع شدہ رقم	ناکام
۴۰۔	زرخو بور	〃 〃	کامیات
	ضلع خضدار۔		
۴۱۔	قادر آباد گمبدی بور	چیف سکریٹری ہدایات	کامیاب
۴۲۔	نال واٹر سپلائی بور	انوسٹیگیشن ڈویلمنٹ ۸۶-۸۵	〃
	ضلع لسبیلہ۔		
۴۳۔	فوتانی واٹر سپلائی بور۔	ایجیین ایریگیشن اوتھل جمع شدہ رقم۔	〃
۴۴۔	چاندکارہ واٹر سپلائی بور۔	〃 〃	〃
۴۵۔	وندر واٹر سپلائی بور	ایکسین اریگیشن اوتھل جمع شدہ رقم	کامیاب
	ضلع خاران۔		
۴۶۔	کلی ہراد واٹر سپلائی بور	ایم پی اے کریم نوشیروانی	〃
۴۷۔	کلی شاہوانی 〃 〃 〃	〃 〃	〃

۱	۲	۳	۴

ضلع پنجگور

۱	۲	۳	۴
۴۸ -	گورمکان بور نمبر ۱	چیف سیکریٹری ہدایت	″
۴۹ -	″ ″ بور نمبر ۲	ایکسین تربت جمع شدہ رقم	″
۵۰ -	بالگیتر گدر بور	اے ڈی پی - ۸۶ - ۸۵ نظیر علی	″
۵۱ -	کوہان عبداللہ بور	ایکسین ایریگیشن تربت جمع شدہ رقم	″
۵۲ -	دز پردوم پنجگور	ایم پی اے ناصر علی	″

ضلع تربت -

۱	۲	۳	۴
۵۳ -	سورومند بور نمبر ۱	انوسٹیگیشن نان ڈویلپمنٹ ۸۶ - ۸۵	ناکام
۵۴ -	″ ″ نمبر ۲	″ ″ ″	کامیاب
۵۵ -	گوواک واٹر سپلائی بور	اے ڈی پی ۱۲۰ - ۱۹۵ - ۸۶ - ۸۵	″
۵۶ -	بلوچ آباد واٹر سپلائی بور	ایکسین ایریگیشن تربت جمع شدہ رقم	″
۵۷ -	ڈگری کالج تربت	پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ جمع شدہ رقم	″
۵۸ -	نصیر آباد بور نمبر ۱	ایکسین ایریگیشن تربت جمع شدہ رقم	″
۵۹ -	نصیر آباد بور نمبر ۲ -		″

سردار میر چاکر خان ڈومکی :-

ضمنی سوال جناب والا! کلی ٹنڈی براہمنی بور نمبر ۱ اور بور نمبر ۲ جو اس میں دکھائے گئے ہیں وہاں پر ایک بور تو کیا گیا۔ جو نامکمل چھوڑ دیا گیا تھا۔ اور دوسرا اور تو کہیں بھی نہیں کیا گیا ہے۔ دوسرے کیلئے لکھا گیا ہے کہ ناکام ہے کیا یہ موقع پر نشاندہی کرائیں گے۔

وزیر آبپاشی ۔

یہ دونوں بور ناکام القصور کئے گئے ہیں اگر آپ کو اس سلسلے میں کوئی معلومات درکار ہیں تو میں دفتر تشریف لے آئیں ۔ میں آپ کو بتادونگا ۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی ۔

جناب والا ! دوسرا بور کیا گیا تھا اسے چھوڑ دیا گیا ہے ۔

آغا عبدالظاہر ۔

جناب والا ! ممبر اور وزیر صاحب آپس میں باتیں کر رہے ہیں جبکہ آپ بیٹھے ہیں ۔ ؟

سردار میر چاکر خان ڈومکی ۔

جب ضمنی سوال ہو رہے ہیں تو آپس میں کچھ تو باتیں ہونگی ۔

وزیر آبپاشی ۔

جناب اسپیکر معزز ممبر صاحب نے ضمنی سوال کیا ہے تقریباً کئی سو بور کئے گئے ہیں اگر معزز ممبر صاحب کسی مخصوص ٹیوب ویل کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے علیحدہ سوال کریں ۔ میں ان کو مکمل جواب دے دونگا ۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی ۔

میں نے کلی بیرا منی کے متعلق سوال کیا ہے مجھے اس کے متعلق جواب دے دیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔

اگر سردار صاحب آپ کو کسی سوال کے بارے میں مزید معلومات درکار ہیں تو وزیر صاحب کے پاس خود چلے جائیں ۔ وہ آپ کی تسلی کر دیں گے آپ کو دوبارہ بور کروا دیں گے ۔

مسٹر ناصر علی بلوچ

ضمنی سوال جناب والا! یہ بور کس اصول کے تحت ہوئے ہیں ؟ آبادی کی بنا پر دیئے گئے ہیں یا کسی ہنے درخواست دی تھی ۔؟ کیونکہ میں تو دیکھ رہا ہوں سارے ٹیوب ویل ضلع کوئٹہ اور پشین میں ہیں ہمارے علاقے میں تو صرف ایک ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

یہ تو ممبروں کی ترقیاتی اسکیمات میں سے دیئے گئے ہیں ۔

وزیر آبپاشی ۔

میں معزز رکن کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ ہر سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اے ڈی پی کے پروگرام سے ہیں کچھ ممبروں کی ترقیاتی اسکیموں سے ہیں اور کچھ جمع شدہ رقم سے بنتے ہیں اسی طرح ہر سکیم کے سامنے لکھا ہوا ہے کہ یہ اسکیمات کس طرح سے ہیں ۔

مسٹر ناصر علی بلوچ ۔

ضمنی سوال پنجگور ایئر پورٹ واٹر سپلائی بور ہے یہ تو ایم پی اے اسکیم سے نہیں ہے اس کی وضاحت فرمائیں ۔

وزیر آبپاشی:-

یہ اے ڈی پی کی جمع شدہ رقم سے ہے جہاں پر سالانہ ترقیاتی پروگرام سے لکھا ہوا ہے وہ ایم پی اے فنڈ سے نہیں ہیں اور یہ ضلع پنجگور کے ایم پی اے فنڈ سے نہیں ہے ہر جواب کے آگے لکھا ہوا ہے۔

مسٹر اسپیکر:-

اگلا سوال میر عبدالغفور بلوچ صاحب کا ہے۔

۴۲۴* میر عبدالغفور بلوچ۔

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع گوادر میں ڈاکٹروں کی کل کتنی آسامیاں خالی ہیں۔ نیز کتنے عرصے سے خالی ہیں۔

(ب) محکمہ صحت نے ان آسامیوں کو پر کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر صحت نواب تیمور شاہ جوگیزئی:-

(الف) ضلع گوادر میں ڈاکٹروں کی سات آسامیاں تقریباً ایک سال سے مندرجہ ذیل جگہوں پر خالی ہیں اور وقتاً فوقتاً خالی بھی ہوتی رہتی ہیں۔

۱۔	سول ہسپتال ۔	گوادر
۲۔	بیسک ہیلتھ یونٹ ۔	سُربندر
۳۔	" " "	ستنسر
۴۔	سول ڈسپنسری	پلیری
۵۔	بیسک ہیلتھ یونٹ	نیلٹ

۶۔ " " " کلمت

۷۔ ڈینٹل سرجن گوادر

محکمہ صحت نے اِن آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کئی بار احکامات بھی جاری کئے ہیں اور ڈاکٹر تعینات کئے ہیں۔ لیکن چونکہ گوادر ایک پسماندہ اور دور دراز علاقہ ہے اس لئے اکثر ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر وہاں جانے سے معذوری ظاہر کرتے ہیں۔ تاہم محکمہ صحت اِن آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ اس وقت بھی ضلع گوادر میں گیارہ ڈاکٹر اور دو لیڈی ڈاکٹر مندرجہ ذیل جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر:۔

تین ڈاکٹر۔	سول ہسپتال گوادر میں۔
تین ڈاکٹر۔	دو رورل ہیلتھ سنٹر اور ایک سول ڈسپنسری پسنی میں۔
دو ڈاکٹر۔	ایک رورل ہیلتھ سنٹر اور ایک سول ڈسپنسری اورماڑہ میں۔
ایک ڈاکٹر۔	ہیلتھ یونٹ کلاگ میں
ایک ڈاکٹر	ہیلتھ یونٹ جیونی میں
ایک ڈاکٹر	ہیلتھ یونٹ پشکان میں

لیڈی ڈاکٹر:۔

ایک لیڈی ڈاکٹر	سول ہسپتال گوادر میں
ایک لیڈی ڈاکٹر	رورل ہیلتھ سنٹر جیونی میں

(ب) اگلے مالی سال کے دوران سو آسامیاں ڈاکٹروں کے لئے مزید مہیا کی جا رہی ہیں اور ایک سو اکتالیس ڈاکٹروں کو اس وقت سنڈیمن (صوبائی) ہسپتال کوئٹہ میں تربیت دی جا رہی۔ جونہی ان کی تربیت مکمل ہو جائے گی۔ محکمہ صحت ضلع گوادر میں سات خالی آسامیوں پر ڈاکٹر تعینات کریگی جہاں تک لیڈی ڈاکٹروں کی تعیناتی کا سوال ہے۔ بلوچستان پبلک سروس کمیشن نے حال ہی میں بائیس لیڈی ڈاکٹروں کی تقرری کی سفارشات کی ہے۔ ضلع گوادر میں لیڈی ڈاکٹروں کی خالی آسامیوں کو

پُر کرنے کے لیے ان بائیس لیڈی ڈاکٹروں میں سے چند ایک کی تقرری کی سفارش کی جائے گی۔ حال ہی میں بلوچستان پبلک سروس کمیشن نے ڈینٹل سرجنوں کی تقرری کی بھی سفارش کی ہے۔ اور ڈینٹل سرجن گوادر کی خالی اسامی پر تقرری جلد عمل میں لائی جائے گی۔ جس کے لئے تجاویز حکومت کو بھیج دی گئی ہیں۔

مسٹر عبدالغفور کلمتی

جناب والا وزیر صحت صاحب نے فرمایا ہے کہ تقریباً ایک سال سے گوادر میں ڈاکٹروں کی اسامیاں خالی ہیں اور لوگوں کو وہاں ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے کافی شکایت بھی ہے۔ ہسپتالوں میں وہاں نرس کوئی / اور دیگر عملہ ہے۔ اب جواب میں بتایا گیا ہے کہ ایک سو اکتالیس ڈاکٹروں کو اس وقت تربیت دی جا رہی ہے میری گذارش ہے کہ ان میں سے کچھ ڈاکٹروں کو مکران ڈویژن میں تعینات کیا جائے۔

وزیر صحت ۔

میں معزز ممبر صاحب سے اتفاق کرتا ہوں مکران بہت پسماندہ علاقہ ہے یہ صرف مکران کا سوال نہیں ہے سارے بلوچستان میں یہی صورت حال ہے میں انشاءاللہ کوشش کرونگا کہ جب ڈاکٹر تعلیم حاصل کر لیں۔ ہم ان ڈاکٹروں کو دے دیں گے۔ نیز میں آپ کو بتلاؤں گا کہ ہمارے میڈیکل کے شعبے میں کتنے طلباء زیر تعلیم ہیں مکران بہت پسماندہ ہے مجھے احساس ہے یہ ڈاکٹر زیر تعلیم ہیں جب بھی میسر ہوئے ہم وہاں بھیجیں گے اور درج ذیل ٹریننگ ہسپتال میں ہوتی ہے۔

۱۔ کمپونڈر / ڈسپنسر	ٹریننگ ایک سال

۲۔ لیبارٹری اسسٹنٹ	"
۳۔ ایکسرے اسسٹنٹ	"
۴۔ اپریشن تھیٹر اسسٹنٹ	"
۵۔ میڈیکل ٹیکنیشن	
۶۔ میل نرس	
۷۔ فیمیل نرس	تین سال
۸۔ لیڈی ہیلتھ وزیٹر	دو سال

یہاں پر لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی کلاسیں ہر سال یکم اپریل سے شروع ہوتی ہیں اس وقت ۲۷ لیڈی ہیلتھ وزیٹر پبلک ہیلتھ اسکول کوئٹہ میں تربیت حاصل کر رہی ہے یعنی ۳۶ فرسٹ ایئر اور ۳۱ سیکنڈ ایئر میں ہیں ۱۹۸۹ء تک رہیں گی۔

مسٹر اسپیکر۔

اگلا سوال ۔

٭ ۴۲۵۔ میر عبدالغفور بلوچ۔

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گوادر میں واقع ہسپتالوں میں عملہ پورا نہیں ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا علاقے کے ہسپتالوں میں پورا عملہ تعینات کرنے کے پروگرام پر غور کریگی ۔

وزیر صحت۔

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع گوادر میں واقع ہسپتالوں میں عملہ پورا نہیں ہے۔ اس کی سب سے بڑی

وجہ پسماندگی اور دور دراز علاقہ ہے، اس لئے اکثر ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر وہاں جانے سے معذوری ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پیرا میڈیکل اسٹاف میں بھی بے حد کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ وہاں مقامی اور تعلیم یافتہ افراد کی بھی کمی ہے۔ حالانکہ محکمہ صحت نے تمام ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسران صاحبان کو یہ اختیارات بھی دیئے ہیں۔ کہ وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہیں عملہ ایک گریڈ سے لے کر چھ گریڈ تک بھرتی کر سکتے ہیں۔ اس وقت ضلع گوادر میں پیرا میڈیکل سٹاف کی ۳۳ آسامیاں خالی ہیں۔ چونکہ ان آسامیوں پر تربیت یافتہ افراد کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اب تک ان خالی آسامیوں پر تقرری نہیں کی جا سکی ہے۔ ضلع گوادر میں اس وقت بھی گیارہ ڈاکٹر، دو لیڈی ڈاکٹر، دو لیڈی ہیلتھ وزیٹر، دو ایکسرے اسسٹنٹ اور ایک میڈیکل ٹیکنیشن کام کر رہے ہیں۔

(ب) محکمہ صحت پیرا میڈیکل اسٹاف جن میں کمپونڈر، لیبارٹری اسسٹنٹ ایکسرے اسسٹنٹ، آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ، لیڈی ہیلتھ وزیٹر وغیرہ شامل ہیں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ اور تربیت مکمل ہونے پر محکمہ صحت ضلع گوادر میں پورا عملہ تعینات کرنے کی کوشش کرے گی۔ پیرا میڈیکل سٹاف کو اس وقت سنڈیمن (صوبائی) ہسپتال کوئٹہ۔ پبلک ہیلتھ سکول کوئٹہ۔ اور محکمہ صحت کے دوسرے اداروں میں تربیت دی جا رہی ہے۔

اس کے علاوہ ۱۷۷ فیمیل نرسیں اس وقت سنڈیمن صوبائی ہسپتال میں تربیت حاصل کر رہی ہے۔

۱۴ میل نرسیں یعنی صوبائی ہسپتال میں تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

۳۰ کمپونڈر بھی سنڈیمن صوبائی ہسپتال میں تربیت حاصل کر رہے ہیں یہ نومبر ۱۹۸۵ء تک زیر تربیت رہیں گے۔

(۱۴) ڈاکٹرز بھی سنڈیمن صوبائی ہسپتال میں زیر تربیت ہیں اور دسمبر ۸۷ء تک رہیں گے باقی پیرا میڈیکل سٹاف مختلف تاریخوں میں ایک ایک سال کے لئے تربیت پر یہاں آتے ہیں

میر ناصر علی بلوچ

یہ تو وزیر صحت صاحب سوال نمبر ۴۲۵ کے متعلق بتا رہے ہیں جبکہ میر عبدالغفور نے ۴۲۴ کے متعلق ضمنی سوال دریافت کیا ہے۔ اس کے متعلق ان کی تسلی کرانی چاہیئے تھی۔

مسٹر اسپیکر۔

نواب صاحب آپ پہلے ۴۲۵ کا جواب دیں۔ پھر اسکی وضاحت کریں۔

میر عبدالغفور بلوچ۔

میں وزیر صحت صاحب کے جواب ۴۲۴، ۴۲۵ سے بالکل مطمئن ہوں انہوں نے تفصیل سے جواب دیا ہے۔ وہ بلوچستان کے پہلے وزیر ہیں جو مکران کے دورے پر سب سے زیادہ گئے ہیں اور وہ مکران کے حالات سے آگاہ ہیں اور ان کو مکران کی پسماندگی کا بھی پورا احساس ہے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں وہ اپنے وعدے کے مطابق جلد ڈاکٹر دیں گے۔ شکریہ

مسٹر اسپیکر

آپ کس پوائینٹ پر تقریر کرنا چاہتے ہیں اور کس قاعدے کے تحت آپ تقریر کر رہے ہیں؟ شکریہ تو اسمبلی میں ادا نہیں کیا جاتا ہے آپ اسمبلی میں کس پوائینٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں۔ پہلے قاعدہ بتائیں پھر تقریر کریں۔

میر عبدالغفور بلوچ۔

وزیر صحت صاحب نے سوال کا جواب دیا ہے میں اس کے متعلق کہہ رہا ہوں کہ وہ ہمیں ڈاکٹر مہیا کر دیں گے۔

وزیر صحت۔

جب بھی کوئی ڈاکٹر میسر ہوا تو ہم دے دیں گے ایک دفعہ میں جب لسبیلہ کے ہسپتال کے دورے پر تھا۔ اس ہسپتال میں ایک سات سال کے بچے کو ۱۰۴ درجہ کا بخار تھا میں نے ڈاکٹروں کو کہا اس کے متعلق کچھ کرو۔ اس کو آپریشن تھیٹر میں لے جاؤ۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ وہاں تو جراثیم پھیلیں گے میں نے کہا یہ تو انسانی زندگی کا سوال ہے اور آپ جراثیم کی بات کر رہے ہیں۔ لہذا میں نے چیف منسٹر صاحب سے ایئرکنڈیشن کے متعلق گزارش کی۔ تاکہ وہ ہم ہسپتالوں میں نصب کر سکیں۔ انہوں نے تو مجھے نہیں دیئے لیکن میں عطا جعفر صاحب کا مشکور ہوں انہوں نے مجھے چھ لاکھ روپے دیئے جس سے میں نے ۲۴ ایئرکنڈیشن خریدے جو ان ہسپتالوں میں دیئے ہیں۔ مکران ڈویژن تین عدد لسبیلہ ۲ عدد نصیر آباد ۲ عدد کچھی ۲ عدد سبی ۲ عدد، بارکھان ۲ عدد، لورالائی ۱ عدد، ژوب ۱ عدد نوشکی، ۱ عدد کوہلو، ۱ عدد ڈیرہ بگٹی ۱ عدد چمن اور کچھ دیگر گرم علاقوں میں میں نے ایئرکنڈیشن دیئے ہیں۔ اس وقت میں نے تقریباً ۲۲ ایئرکنڈیشن تقسیم کئے ہیں۔ تین سنڈیمن ہسپتال میں بھی دیئے ہیں اور بھی جہاں ضرورت ہوگی ہم دیں گے۔ یہ اعداد و شمار میں نے ہاؤس کی اطلاع کے لئے بتلائے ہیں۔ شکریہ۔

اعلانات

مسٹر اسپیکر۔

اب سیکرٹری اسمبلی صاحب اعلان پڑھ کر سنائیں گے ۔

مسٹر اختر حسین خان ۔

سیکرٹری اسمبلی ۔ میر عبدالنبی جمالی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ طبی معائنہ کے لئے کراچی جا رہے ہیں لہٰذا انہوں نے آج ۱۴ مارچ کی رخصت طلب کی ہے انہیں رخصت دی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ۔ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

میر نور احمد خان مری نے درخواست دی ہے کہ وہ طبیعت خراب ہونے کے باعث آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے لہٰذا ۱۴ مارچ ۸۷ء کی انہیں رخصت دی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ۔ (رخصت منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر۔

مورخہ گیارہ مارچ کے اجلاس میں مسٹر ذوالفقار علی مگسی صاحب نے تحریک التواء پیش کی تھی جو ایسے معاملے سے متعلق تھی جو حال ہی میں وقوع پذیر نہیں ہوا۔ معزز رکن کو یہ تحریک التواء پانچ مارچ کے اجلاس میں کرنا چاہیئے تھی لیکن انہوں نے پیش نہیں کی جو قابل قبول نہیں لہذا انکی تحریک التواء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۷۲ا (ب) کے تحت آؤٹ آف آرڈر قرار دیا جاتا ہے۔

قرار دادیں

مسٹر اسپیکر۔

میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے قرار داد نمبر ۳۴ کا نوٹس دیا تھا چونکہ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں اسلئے قرارداد پیش نہیں کی جاسکتی لہذا میں اس قرار داد کو مسترد کرتا ہوں۔ (قرار داد مسترد کردی گئی)

مسٹر اسپیکر۔

مسٹر نصیر احمد باچا نے مورخہ ۵ مارچ کے اجلاس میں اپنی قرار داد نمبر ۵۰ پیش کی تھی جو ملتوی کی گئی تھی، چونکہ آج غیر سرکاری کارروائی کا دن ہے لہذا محرک اپنی قرار داد پر اگر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں۔

مسٹر نصیر احمد باچا

جناب اسپیکر میری گزارش ہے کہ میری قرارداد کو اگلے سیشن تک ملتوی کیا جائے

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا! میں نے اپنے معزز بھائی سے تفصیلی طور پر گفتگو کی ہے۔ انکی خدمت میں اپنے لیڈر اور پرائم منسٹر صاحب کا خط بھی پیش کیا اور انکو پڑھ کر لفظ بہ لفظ سنایا۔ میں سمجھتا ہوں اس بارے میں انکے ذہن میں بات آ چکی ہو گی لہذا اب ان کی قرارداد کی چنداں ضرورت نہیں رہی۔ مجھے امید ہے کہ میرے معزز رکن کی تسلی ہو گئی ہے میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی قرارداد پر زور نہ دیں۔

مسٹر نصیر احمد باچا ۔

جناب والا! میری گزارش ہے کہ میری اس قرارداد کو اگلے سیشن کے لئے رکھ لیں

مسٹر اسپیکر ۔

جناب ہنا کہتے ہیں کہ آپ زور نہ دیں جبکہ آپ کہتے ہیں کہ اگلے سیشن کے لئے رکھ دیں میرے خیال میں ووٹنگ کروالی جائے۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں اس پر ووٹنگ کی ضرورت نہیں جیسے میں نے عرض کیا کہ میں نے پوری تفصیل انکو بتادی ہے پارٹی ممبر کی حیثیت سے بھی ان پر فرض

عائد ہوتا ہے اس پر زور نہ دیں اور اس کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اسے پریس نہ کریں انکو علم ہے کہ کل ہم نے مل بیٹھ کر فیصلہ کیا تھا۔

مسٹر نصیر احمد باچا۔

جناب والا! صحیح ہے تاہم میری گزارش ہے کہ میری قرارداد کو اگلے سیشن کے لئے رکھا جائے۔ ہم ساتھی آپس میں فیصلہ کر لیں گے۔ ویسے فیصلہ کل بھی ہوا تھا۔

وزیر اعلیٰ۔

جناب اسپیکر! اگر معزز رکن اپنی قرارداد کو پریس کرنا چاہیئے ہیں تو آیئے اس پر ووٹنگ کر لیتے ہیں (انگریزی میں)

مسٹر نصیر احمد باچا۔ جناب اسپیکر! میں اپنی قرارداد واپس لیتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ معزز رکن کو قرارداد واپس لینے کی اجازت دی جائے۔؟

مسٹر اسپیکر۔

چونکہ اکثریت قرارداد واپس لینے کے حق میں ہے لہذا معزز رکن کو قرارداد واپس لینے کی اجازت دی جاتی ہے۔

(قرارداد واپس لے لی گئی)

مسٹر اسپیکر۔

اب مسٹر عبدالغفور بلوچ اپنی قرارداد نمبر اڑتالیس ایوان میں پیش کریں۔

میر عبدالغفور بلوچ ۔

جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اب چونکہ ملک میں جمہوریت بحال ہوچکی ہے لہٰذا مکران ڈویژن میں مارشل لاء کے دوران زمینوں کی الاٹمنٹ پر عائد کردہ پابندی اٹھالی جائے ۔ تاکہ مقامی غریب اور بے گھر افراد کو سر چھپانے کے لئے رہائش مکان میسر آسکیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔

قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اب چونکہ ملک میں جمہوریت بحال ہوچکی ہے لہٰذا مکران ڈویژن میں مارشل لاء کے دوران زمینوں کی الاٹمنٹ پر عائد کردہ پابندی اٹھالی جائے ۔ تاکہ مقامی غریب اور بے گھر افراد کو سر چھپانے کیلئے رہائش مکان میسر آسکیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔

محرک اپنے خیالات کا اظہار کریں ۔

میر عبدالغفور بلوچ ۔

جناب اسپیکر ۔ حقیقت یہ ہے کہ مکران ڈویژن میں عرصہ نو سال سے مارشل لاء کے دور میں آرڈیننس پاس کیا گیا تھا جس کے تحت وہاں مکان بنانے کے لئے زمین کی کی الاٹمنٹ پر پابندی عائد کی گئی تھی ۔ اب تک اس آرڈیننس کے تحت مکران ڈویژن میں مکان بنانے پر پابندی عائد ہے ۔ کسی کو زمین الاٹ نہیں ہوئی اس اسمبلی کو دو سال

ہو گئے ہیں میں نے یہاں اپنی تقریر میں درخواست بھی کی تھی کہ وہاں پہ گوادر، پسنی وغیرہ میں روز بروز سمندر زمین کو کاٹتا ہے لوگوں کے مکانات گر تے رہتے ہیں اس صورت میں سمندر کی لہریں ترمین کو نقصان پہنچاتی ہیں لوگ چاہتے ہیں کہ اس سے بچنے کے لئے باہر اپنے لئے رہائشی مکان تعمیر کریں۔ لیکن وہاں کی مقامی انتظامیہ کہتی ہے کہ مارشل لاء آرڈیننس جاری ہونے کی وجہ سے ہم معذور ہیں۔

جناب والا! میں اس معزز اسمبلی کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ میری اس قرارداد کو منظور کیا جائے اور اس پابندی کو جلد از جلد ہٹایا جائے تاکہ غریب لوگوں کو جو مشکلات درپیش ہیں وہ حل ہو سکیں۔

ڈاکٹر محمد حید ربلوچ۔ وزیر مواصلات و تعمیرات۔

جناب اسپیکر کی اجازت سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ جیسے میرے عزیز دوست اور معزز رکن نے فرمایا وہ یہ ہے کہ مکران ڈویژن میں پابندی لگائی گئی تھی ہم نے مارشل لاء کے زمانے میں اور کیبنٹ میٹنگ میں بھی یہ معاملہ پیش کیا تھا۔ جناب والا! سال یا ڈیڑھ سال سے اس پابندی کو اٹھا لیا گیا ہے۔ اور جام صاحب کی مہربانی سے یہ اجازت دی گئی ہے میرے پاس لکھا بھی موجود ہے۔ لیکن میونسپل کمیٹیوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کو یہ اجازت ہو کہ وہ اپنے طریقہ سے جیسے کیوڈی اے ہے یعنی گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی ٹیجگور اور تربت ڈویلپمنٹ اتھارٹی وغیرہ بنائی جائے۔ کہ وہ یہ زمینیں لوگوں پہ فروخت کر کے تقسیم کریں۔ اسمیں غالباً کوئی ٹیکنیکل پرابلم ہے کہ گذشتہ سال ڈیڑھ سال سے ایسا نہیں ہوا ہم نے یعنی مکران ڈویژن کے ایم پی اے صاحبان نے جام صاحب، چیف سیکریٹری اور ممبر بورڈ آف ریونیو سے بھی گزارش کی میں نہیں سمجھتا کہ کون سی ایسی ٹیکنیکل پرابلم ہے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تربت میونسپل

کمیٹی میں پچھلے دو سال سے حکومت کی اپنی ہدایات کے تحت بائیس لاکھ روپے جمع بھی کروائے ہیں لیکن ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا حالت یہ ہے کہ وہاں زمینوں پہ ناجائز قبضہ ہو رہا ہے جن کے پاس پیسہ ہے وہ مکانات بنا رہے ہیں لیکن قانونی طور پہ جن لوگوں نے پیسہ جمع کیا ہے انکے پاس ابھی تک کچھ نہیں۔

لہٰذا میں اس ہاؤس میں عرض کرونگا کہ جتنا جلد ہو سکے گورنمنٹ الاٹمنٹ کرے۔ ہم مشکور ہونگے۔

جناب والا! یہ پرابلم صرف مکران ڈویژن کا نہیں ہے بلکہ دیگر جگہوں یعنی نصیر آباد اور سبی بلکہ پورے بلوچستان میں یہ مسئلہ ہے۔ ہر جگہ پابندی عائد ہے لہٰذا میں ایک بار پھر اس ایوان کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سارے بلوچستان میں الاٹمنٹ کی اجازت دی جائے تاکہ غریب لوگوں کو اپنے علاقہ میں زمین مہیا ہو سکے۔ شکریہ۔

ملک محمد یوسف اچکزئی ۔

جیسا کہ ہمارے محترم وزیر حیدر صاحب نے فرمایا ہے یہ صرف مکران ڈویژن کا مسئلہ نہیں ہے یہ سارے بلوچستان کا مسئلہ ہے اس میں میری تجویز ہے کہ صوبہ بلوچستان میں مارشل لاء کے دوران الاٹمنٹ پر جو پابندی تھی اسکو سارے بلوچستان سے ختم کیا جائے

مسٹر اسپیکر ۔

یہ تو آپ نے اس میں ترمیم کردی ہے کیا آپ ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں۔

ملک محمد یوسف اچکزئی ۔

جناب والا! جی ہاں میں اس میں ترمیم پیش کرتا ہوں مکران ڈویژن کی بجائے صوبہ بلوچستان کو کیا جائے

تاکہ سب کو فائدہ ہو ۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ ۔

جناب والا! جیساکہ آپ کو پتہ ہے یہ صرف مکران کا مسئلہ نہیں ہے سارے بلوچستان کا مسئلہ ہے اور کئی دفعہ کیبنٹ میں اس کے لئے یقین دھانی کرائی گئی ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

ملک صاحب نے جو اس قرار داد میں ترمیم پیش کی ہے سوال یہ ہے کہ کیا ہاؤس اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ اس قرارداد میں ترمیم کی جائے ۔ (تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر ۔

آپ اقبال کھوسہ صاحب کیا کہنا چاہتے ہیں ۔

مسٹر اقبال احمد کھوسہ ۔

جناب والا! یہ سارے بلوچستان کا مسئلہ ہے ۔ الاٹمنٹ کی پابندی تو ہر جگہ ہے لیکن کافی دفعہ ہمیں یقین دھانی کرائی گئی ہے کہ ہم نے بین ہٹا دیا ہے لیکن اس کے کوئی نوٹیفیکیشن نہیں ہوا ہے اس پر جلد عملدرآمد ہوا سکے ہے نوٹیفیکیشن کیا جائے ۔ اس پر عملدرآمد ہوتا کہ تحصیل کونسل ٹاؤن کمیٹیوں کے چیئرمین ہیں اپنے علاقے میں کام کر سکیں الاٹمنٹ کرا سکیں میری ان سے گذارش اس پر جلد از جلد عمل کریں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب جام صاحب اس کے متعلق کچھ فرمائیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا! یہ قرارداد بڑی اچھی ہے میں نے اس کے متعلق پہلے بھی کہا ہے میں سمجھتا ہوں الاٹمنٹ پر جو پابندی ہے بین ہے وہ حکومت پہلے ہی اٹھا چکی ہے میں اب چاہتا ہوں ایوان کو اس کی صحیح پوزیشن سے آگاہ کر سکوں اس میں دو وزارتیں آتی ہیں ایک ریونیو منسٹری ہے اور دوسری لوکل گورنمنٹ ہے اور کئی محکمے بھی اس سے متعلق ہیں اگر الاٹمنٹ کو مکمل اٹھا دیا جاتا ہے اس میں زرعی زمینیں بھی آتی ہیں جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں بلوچستان میں ابتک زرعی زمینیات کا فیصلہ نہیں ہوا ہے اور اس زمینوں کے بارے میں ہر ایک دعویٰ کرتا ہے کہ میری ہے اس میں بہت ساری زمینیں سرکاری بھی ہیں یہ بہت وسیع اور پیچیدہ معاملہ ہے اس کو صحیح طریقے سے حل کرنا ہے لوگوں کے جو مسائل ہیں ان کو حل کرتا ہے مگر ہمارے معزز رکن صاحب کا جہاں تک خیال ہے میرے خیال میں وہ صرف رہائشی زمینوں کے بارے میں ہے وہ رہائشی زمینیات کی الاٹمنٹ چاہتے ہیں اس میں زرعی زمین کا سوال نہیں ہے مجھے تمام صوبائی اسمبلی کے معزز ممبران پر بڑا اعتماد ہے مجھے ان پر بھروسہ ہے میں اس کے متعلق الاٹمنٹ کمیٹی بنا رہا ہوں اس میں ہر ضلع کا متعلقہ ممبر صوبائی اسمبلی اس میں ہوگا۔ اور اس کمیٹی کے دو اور رکن ہونگے ۔ الاٹمنٹ ان ممبران کے ذریعے ہوگی تاکہ اس الاٹمنٹ میں کسی قسم کی گھپلا بازی نہ ہو۔

اور یہ زمین مستحق افراد کو ملے (تالیاں) ایسا نہ ہو کہ جن کے پاس پہلے کروڑوں روپے کی زمین ہے ان کو ملے جن کے پاس پہلے بڑے بڑے گھر ہیں ان کو ملے اس میں الاٹمنٹ کا طریقہ کار دیکھنا ہے یہ الاٹمنٹ چیئرمین کے ذریعے ہوگی کمشنر کے پاس اس کے اختیارات ہوں ڈپٹی کمشنر کے پاس اس کے اختیارات ہوں ۔ ان سب انتظامی معاملات کو دیکھنا ہے میری اس تفصیل

سے معزز رکن صاحب کو اتفاق ہوگا یہ صرف ایک علاقے کا مسئلہ نہیں ہے یہ پورے بلوچستان کا معاملہ ہے ہم اسکو سارے بلوچستان کا مسئلہ سمجھتے ہیں اور اسکو سارے بلوچستان کا مسئلہ سمجھتے ہوئے حل کریں گے میں اس قرارداد کی تائید بھی کرتا ہوں تاہم اس میں کئی چیزوں کو پہلے دیکھنا ہوگا۔ (تالیاں)

مسٹر اسپیکر۔

کیا اس یقین دہانی کے بعد محرک اپنی قرارداد واپس لینا چاہتے ہیں۔

مسٹر عبدالغفور بلوچ۔

جناب! جام صاحب نے تو قرارداد کی حمایت کی ہے۔ اس کو منظور کیا ہے آپ اس کو پاس کر دیں جام صاحب نے تو اس کے متعلق فرما دیا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔

تمام ممبران ایک ساتھ کھڑے نہ ہوں۔ یہ غلط بات ہے اگر کوئی ممبر صاحب قواعد کے مطابق بات کرنا چاہتا ہے تو کر سکتا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔

یہ قرارداد جو زیر غور ہے اب اس میں ترمیم پیش کر دی گئی ہے۔
محمد یوسف اچکزئی صاحب آپ اس کے متعلق ترمیم کیا کہنا چاہتے ہیں۔

ملک محمد یوسف اچکزئی۔

یہ قرارداد تو رہائشی مسئلہ کے بارے میں ہے رہائش کا مسئلہ صرف مکران میں نہیں ہے

یہ سارے بلوچستان کا مسئلہ ہے ۔ اس کو سارے بلوچستان پر نافذ کر دیا ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا ! میں رہائش کے بارے میں بھی جانتا ہوں کہ الاٹمنٹ کی جائے میں انکے پہلو کی تائید کرتا ہوں لیکن اس کے بعد الاٹمنٹ کون کریگا ۔ کس شکل میں ہو گا آیا ڈی سی کریگا کمشنر کریگا یا میونسپلٹی کا چیئرمین کریگا ۔ یہ تمام انتظامی پہلو ہیں ان پر غور کرنا ہے ۔ کہ یہ بندش ہے کس طرح سے ختم کی جائے ۔

آغا عبدالظاہر ۔

جناب والا! یہ تو صرف لفظ مکران کی بجائے بلوچستان کا لفظ کی ترمیم کرنا چاہتے ہیں باقی من وعن وہی قرارداد ہے جو جام صاحب نے کہا ہے وہ بعد کا طریقہ کار ہو گا ۔ اس کا اس ترمیم سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

مسز فضیلہ عالیانی ۔

جناب والا ! میں اس قرارداد کے بارے میں صرف اتنا عرض کرونگی کہ جیسا کہ جام صاحب نے کہا ہے وہ تو بعد کا طریقہ کار ہو گا ۔ کیا اب یہ بہتر نہیں ہے کہ اگر اس ہاؤس میں ایک کمیٹی بنا دی جائے ۔ جو اس کے لئے طریقہ کار وضع کرے ۔ اس ہاؤس سے ایک منتخب کمیٹی تشکیل دیدی جائے

مسٹر اسپیکر ۔

ہونا تو ایسا چاہیئے کہ ہاؤس کے ممبران سے ایک منتخب کمیٹی ہو جس میں اس اسمبلی کے معزز ممبر ہوں ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا! مجھے تو کمیٹی کے بارے میں تو کوئی اعتراض نہیں ہے اگر آپ چاہتے ہیں تو کمیٹی بنائی جائے گی مگر اس سے مزید تاخیر ہو گی ۔

مسٹر ناصر علی بلوچ :۔

جناب والا! اس ریزولیشن کو پاس کیا جائے تاکہ جو پابندی عائد ہے وہ ختم ہو جائے اس کے بعد قائد ایوان کمیٹی بنائیں یا جو کریں لیکن ہمارا مقصد ہے کہ رہائشی زمینوں پہ پابندی ختم ہو درمیان میں وزیر اعلیٰ صاحب نے پابندی ختم کر دی تھی مگر دوبارہ عائد کر دی ہے اس کو ختم کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر ۔

قرارداد پہلے مکران ڈویژن کے بارے میں تھی اب پورے بلوچستان کے بارے میں ہے میں اس ترمیم شدہ قرارداد کو دوبارہ پڑھتا ہوں بعد میں ہاؤس کی رائے معلوم کی جائے گی ۔ قرارداد یہ ہے کہ ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اب چونکہ ملک میں جمہوریت بحال ہو چکی ہے لہٰذا بلوچستان میں مارشل لا کے دوران زمینوں کی الاٹمنٹ پر عائد کردہ پابندی اٹھائی جائے تاکہ مقامی غریب اور بے گھر افراد کو سر چھپانے کے لئے رہائشی مکان میسر آسکیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے ۔

(قرارداد منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر ۔

اب مسٹر اقبال احمد کھوسہ اپنی قرارداد نمبر ۵۲ پیش کریں ۔

مسٹر اقبال احمد کھوسہ ۔

جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ مہران ایکسپریس جو اس وقت کراچی تا سبی چلائی جا رہی ہے اس کو عوام کی مشکلات کے پیش نظر فوری طور پر کوئٹہ تک چلایا جائے ۔ کیونکہ بولان سیکشن کی سڑک کی خستہ حالت کے پیش نظر سیلابوں کی وجہ سے ٹریفک معطل ہو جاتی ہے ۔ لہٰذا متبادل انتظام کر کے عوام کی سہولت کے لئے ٹرینوں میں اضافہ کیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ قرارداد یہ ہے کہ :۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ مہران ایکسپریس جو اس وقت کراچی تا سبی چلائی جا رہی ہے اس کو عوام کی مشکلات کے پیش نظر فوری طور پر کوئٹہ تک چلایا جائے ۔ کیونکہ بولان سیکشن کی سڑک کی خستہ حالت کے پیش نظر سیلابوں کی وجہ سے ٹریفک معطل ہو جاتی ہے لہٰذا متبادل انتظام کر کے عوام کی سہولت کے لئے ٹرینوں میں اضافہ کیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

آپ اس کے متعلق کچھ کہیں گے ؟ ۔

مسٹر اقبال احمد کھوسہ ۔

جناب اسپیکر ! اس ایوان کو معلوم ہے کہ گزشتہ سیلاب سے سبی بائی پاس سے پربولان سیکشن کی حالت نہایت خستہ ہو چکی ہے اور آئے دن جب تھوڑی سی بارش ہوتی ہے تو ٹریفک معطل ہو جاتی ہے حال ہی میں سبی میلہ کے دوران دو دن ٹریفک معطل رہی ہے میں اس ایوان سے گزارش کرونگا کہ وہ وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ مہران ایکسپریس کو کراچی تا کوئٹہ چلائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

کوئی اور صاحب بولنا چاہتے ہیں ؟ ۔

سردار دینار خان کرد ۔

جناب والا ! اگر یہ سڑک بنے یا نہ بنے مگر ٹرین کو کراچی تا کوئٹہ چلنا چاہیئے یہ اچھی بات ہے

مسٹر اسپیکر ۔

سردار صاحب آپ کی یہ بات مانی جائے گی ۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ ۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات

جناب اسپیکر صاحب ! حال ہی میں جناب وزیر اعظم صاحب سبی میں تشریف لائے تھے وہاں

پر ہماری ان کے ساتھ ریویو میٹنگ ہوئی تھی اور اس ریویو میٹنگ میں وفاقی ادارہ کے نیشنل ہائی وے سے متعلق افسران بھی تھے ان کے سربراہوں کو بلایا گیا تھا اور ہمارے صوبائی متعلقہ ادارے کے افسران بھی تھے اس میٹنگ میں وزراء بھی شامل تھے سبی کوئٹہ روڈ پر بحث ہوئی اور اس معاملہ پر دو دن بحث ہوتی رہی اس بات پر زیادہ سے زیادہ زور دیا گیا کہ اس سڑک کی حالت بہتر بنائی جائے کیونکہ یہ قرارداد اس سے متعلق ہے اور کوئٹہ سے سبی تک پہنچنے کے لئے اس میں ریلوے کی تجویز کی گئی ہے کہ کوئٹہ تک ریل سروس کو چلایا جائے۔ اب اس وقت ایوان میں سبی کوئٹہ روڈ کی بات ہو رہی تھی تو میں نے مناسب سمجھا کہ ہاؤس کو اس کے متعلق معلومات فراہم کی جائیں۔ شکریہ

میر عبدالغفور بلوچ۔

جناب اسپیکر! جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے لوگ گاڑی چلانے کے لئے وقتاً فوقتاً مطالبہ کر رہے ہیں کہ کوئٹہ تک یہ ریل سروس بڑھائی جائے۔ لیکن ابھی تک اس پر کوئی عمل نہیں ہوا ہے اور حال ہی میں روڈ کے بہہ جانے سے سیلاب سے پل ٹوٹ جانے سے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اب یہ ضروری محسوس کیا جا رہا ہے کہ مہران ایکسپریس کو سبی سے آگے کوئٹہ تک بڑھایا جائے۔ اور اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

وزیر اعلیٰ۔

جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے اور اس میں جو خواہش ظاہر کی گئی ہے وہ اچھی بات ہے میں اپنے معزز ممبر صاحب کے مطالبات کی حمایت کرتا ہوں۔ لیکن کچھ ایسی باتیں ہوتی ہے جو دیکھی جاتی ہیں جب یہ قرارداد ہاؤس میں پیش ہوئی ہے مرکزی حکومت کو بھی اس کا علم ہو چکا ہوگا کہ معزز ممبر نے اسمبلی کے سامنے قرارداد پیش کی ہے جو ٹرین کے سلسلے

میں عوام کو مشکلات درپیش ہیں وہ ان کو پتہ ہوگا میں معزز ممبر کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ قرارداد کے مطابق تمام ہاؤس کی خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں مرکزی حکومت سے رابطہ قائم کرونگا اور مجھے امید ہے جو صحیح چیز ہے اس پر مرکزی حکومت ضرور غور کریگی جوبات روڈ کے متعلق ہے جس کے متعلق ہمارے معزز رکن سردار دینار خان کرد صاحب نے کہا ہے میں ان کو بتلانا چاہتا ہوں کہ ہماری پوری توجہ اس سڑک پر لگی ہوئی ہے اور میں ان کو یقین دلاتا چاہتا ہوں کہ ہم اس سڑک کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں گے اگرچہ یہ سڑک مرکزی حکومت کے زیر کنٹرول ہے اور وہی اس پر کام کرار ہے ہیں لیکن میں اس سے بالکل غافل نہیں ہوں میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ سڑک جو آپ کو خستہ حالت نظر آرہی ہے اس کو ٹھیک کریں گے اس پر پل بنائیں گے۔ بعد میں جب اس سڑک پر سفر کریں گے تو انشاءاللہ آپ کو سفر کرنے میں مزا آجائے گا۔ (تالیاں)

سردار دینار خان کرد۔

جیسا کہ وزیراعلیٰ صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ سڑک بہتر اور جلد بنے گی اب یہ سڑک جیسے بن رہی ہے میں نے اس کے متعلق کل ہی جام صاحب سے گذارش کی اور میں نے عوام کی طرف سے ان کی خدمت میں درخواست بھی کی میں نے خود بھی لکھا ہے کہ وہاں کام تسلی بخش نہیں ہو رہا ہے وہ سڑک پر مٹی ڈال رہے ہیں بجری میں ریت ملاکر اس میں تھوڑا سا سیمنٹ ڈال کر سڑک بنائی جارہی ہے جو ناقص ہے یہ دو دن بھی نہیں ٹھیرے گی اس کے لئے آپ کمیٹی مقرر کریں جو وہاں جاکر اس کا معائنہ کرے اگر یہ سڑک اسی طرح بنی تو یہ ایک سال بھی نہیں چلے گی۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا! میں اس کے متعلق بتاؤں کہ جونہی مجھے سردار صاحب نے اطلاع بہم پہنچائی ہے میں نے فوری طور پر اس پر کارروائی کی ہے میں نے فوری طور پر ایکسین کو وہاں پر بھیجا جیسا کہ سردار صاحب نے کہا ہے وہ جا کر اس کا معائنہ کریں۔ اور اس کی رپورٹ مجھ کو پیش کرے جس وقت بھی مجھے اس کے متعلق اطلاع موصول ہوئی میں مرکزی حکومت سے رجوع کرونگا۔

جناب والا! اس وضاحت کے بعد اس قرارداد میں کوئی خاص بات نہیں رہی ہے میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں جو ان کا مقصد ہے میں مرکزی حکومت کو اب اس قرارداد کی ضرورت نہیں رہی ہے۔

مسٹر اسپیکر ۔

اب اس قرارداد کے متعلق ایوان کی کیا رائے ہے ؟ ۔

مسٹر اقبال احمد کھوسہ ۔

جناب والا! یہاں ٹرینوں کی بات کی ہے اگر اس کو پاس کیا جائے تو اچھا ہوگا۔ کیونکہ اس میں سڑک کی بات نہیں ہے سڑک تو بہر حال بنے گی۔

وزیر اعلیٰ ۔

اگر آپ اس قرارداد کو پاس کرانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میں اسے منظور کرتا ہوں ہم وفاقی حکومت سے سفارش کریں گے ۔

مسٹر اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ کیا اس قرارداد کو پاس کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر۔

اب ایوان کے سامنے ایجنڈے کے مطابق مزید کوئی کارروائی نہیں ہے لہذا اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۵ ، مارچ صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے

گیارہ بجے صبح اجلاس مورخہ ۱۵ ، مارچ ۸۷ ، صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا